داعش کی حقیقت

محمد رفیق طاہر

www.rafeeqtahir.com

مكتبة أهل الحديث

www.ahlulhdeeth.net

دل کے شرارے

حال ہی میں ایک متشدد جنگجو گروپ اچانک منظر عام پر آیا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ دنیا کی سب سے امیر ترین تنظیم بن کر ابھرا ہے۔مال ودولت کی فراوانی، جدید ترین آلات حرب وضرب سے مسلح، اور نو عمر خونخواروں پر مشتمل یہ گروہ "داعش" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ انہوں نے خلافت کا نعرہ لگایا اور ایک گمنام اور نامعلوم شخص کو اپنا خلیفہ قرار دے لیا، اور پھر جو مسلمان بھی اسکی بیعت سے انکار کرے اسکا قتل عام شروع کر دیا۔یعنی خلافت اسلامیہ کو کھڑا کرنے کے لیے کفار کے بجائے مسلمانوں کے خلاف ہی "فساد" کا آغاز کر دیا گیا۔ اور یہود ونصاری سے بڑا دشمن ان مسلمانوں کو قرار دیا گیا جو انکی خلافت کو نہیں مانتے۔ حالانکہ نہ تو یہ اسلامی خلافت ہے اور نہ ہی خلیفہ کا انتخاب اس طرح سے کیا جاتا ہے۔ اسلامی خلیفہ تو وہ ہوتا ہے کہ جس پر ساری امت اسلامیہ متفق ہو جائے یا کم از کم امت کی اتنی بڑی تعداد اسے بے چوں چرا خلیفہ تسلیم کر لے کہ انکے مقابلہ میں اسے خلیفہ نہ ماننے والے نہ ہونے کے برابر ہوں[۱]۔ اب چونکہ ابو بکر بغدادی صاحب کو خلیفہ ماننے والے لوگ انگلیوں پر گنے جاسکتے تھے، تو انہوں نے اپنے مخالفین کو دائرہ اسلام سے ہی خارج قرار دے لیا تاکہ انکے خلاف لڑنا آسان ہو اور اپنی خلافت کی دھاک جمانا ممکن ہو سکے۔ سو انہوں نے اپنے سوا باقی تمام تر اہل اسلام کو "مرتد" جیسے برے لقب سے نوازا، اور پھر انکے قتل عام کا اعلان کر دیا گیا، کہ عام کافر

---

[۱] اس مسئلہ کی مزید تفصیل ہمارے رسالہ "داعش کا تسلط اور اسلامی خلافت" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

کی نسبت مرتد کو قتل کرنا زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اسی کلیہ کو اپناتے ہوئے انہوں نے نہ صرف عامۃ الناس کو موت کے گھاٹ اتارا بلکہ ان مجاہدین کو بھی تہ تیغ کیا جو کفار کے خلاف بر سرپیکار تھے۔ شام میں احرار الشام، لواء التوحید، لواء الفاروق، جیش الحر، اور اپنی ہی ہمنوا تنظیم جبہۃ النصرۃ خلاف بھی لڑائی شروع کر دی اور انکے قائدین اور علماء کو قتل کر دیا۔ عراق میں جیش المجاہدین، اور الجیش الاسلامی فی العراق جیسی بڑی بڑی مقامی تنظیموں کے خلاف لڑنا شروع کر دیا اور انکے علماء و قائدین سمیت سینکڑوں مجاہدین کو بھیانک انداز میں تہ تیغ کیا، یہ وہی جہادی تنظیمیں ہیں جنہوں نے عراق میں امریکہ کو ننگی کا ناچ نچایا تھا۔ فلسطین میں حماس کے کیمپ پر بڑا حملہ کر کے انہیں نقصان پہنچایا، جبکہ اسرائیل کے خلاف دو چار مارٹر کے ہوائی فائر کر کے اپنے چہرے کی سیاہی کو دھونے کی ناکام کوشش کی، اور دوسری طرف فلسطینی مہاجرین کے کیمپ یرموک پر حملہ کر کے ظلم ستم کے جو پہاڑ انہوں نے توڑے، اسکی داستان خونچکاں بھی بہت دل آزار ہے۔ اسلامیان کے اس بے دریغ قتل کی وجہ صرف یہ کہ تم بغدادی خلافت کو نہیں مانتے لہذا تمہارا خون حلال ہے۔ اور پھر جو لوگ انکے دجل سے فریب خوردہ ہو کر انکے ساتھ ملے، لیکن خدا داد بصیرت کی بناء پر جلد ہی انکی حقیقت سے آشنا ہو گئے، جب وہ انہیں خیر باد کہہ کر جانے لگے، تو مرتد کہہ کر انکا بھی قتل عام شروع کر دیا گیا۔

ہماری نوجوان نسل حکمرانوں کی سیاسی چالبازیوں سے تنگ اور اسلامی نظام خلافت کی پیاسی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کہیں سے "خلافت" کی آواز بلند ہوتی ہے تو وہ اس

جانب کھنچے چلے جاتے ہیں، کہ اسلامی نظام کے چشمہ صافی سے سیر اب ہو سکیں اور عزت و شوکت کی زندگی گزاریں۔ لیکن دشمنان دین وملت نے اسی لفظ "خلافت" کو ہی استعمال کر کے بہت بڑے بڑے فتنے برپا کیے ہیں۔ اور کبھی "توحید حاکمیت" کا خوشنما نعرہ لگایا جاتا ہے، تو کبھی "إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ" کی ملمع سازی کر کے باطل کو تقویت دی جاتی ہے۔ حدود اسلامیہ کے نفاذ کے مطالبہ کی آڑ میں مسلمانوں کی قوت کو کمزور کیا جاتا ہے۔ یہ سب بہت بڑے بڑے فتنے ہیں، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی اسلام کے ایسے نام لیوا پیدا ہو چکے تھے جنہیں امام الانبیاء جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے بھی مبنی بر انصاف نظر نہیں آتے تھے۔ یہی فتنہ بعد میں خوارج کی شکل میں نمودار ہوا جیسا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق یہ قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے [۲]۔

ہمیشہ کی طرح خوشنما نعروں اور بلند بانگ دعووں کے ساتھ آج بھی یہ لوگ اہل کفر کے منصوبوں کو پایہء تکمیل تک پہنچانے کے لیے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ لیکن حیرانی اس بات پہ ہے کہ نفاذ شریعت کا نعرہ لگانے والے، اور حدود اللہ کے قیام کا مطالبہ کرنے والے یہ تمام تر گروہ خود اپنے آپ کو اللہ رب العالمین کے قوانین سے آزاد سمجھتے ہیں! داعش ہی کو لے لیجئے، انکے کتنے ہی فیصلے خلاف شریعت ہیں، یہ لوگ القاعدۃ کے ماتحت تھے، لیکن اچانک جب انہیں ڈالروں کی ریل پیل نظر آئی تو فورا القاعدہ سے بغاوت کر کے انہیں مرجئہ قرار دیا اور نئی تنظیم بناڈالی، امیر کی بیعت سے

---

[۲] خوارج کے کردار و علامات سے شناسائی کے لیے ملاحظہ فرمائیں ہمارا رسالہ "خارجی کون؟"

ہاتھ کھینچنا شریعت ہے؟ جس طرز سے ایک شخص کو بطور خلیفہ مسلط کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یہ طریقہ کس شریعت کا ہے؟ یورپ سے بھاگ کر آنے والی لڑکیوں سے بغیر ولی نکاح کرنے کا کیا جواز ہے؟ کفار و مشرکین کو تقریبا چھوڑ کر حماس اور اسی طرح دیگر جہادی تنظیموں پر حملے کرنا اور شام کی جہادی تنظیموں کے سربراہان کو چُن چُن کر قتل کرنا جنہوں نے رافضیت کو ناکوں چنے چبانے پر مجبور کر دیا تھا کونسا جہاد ہے؟ زندہ انسانوں کو آگ سے جلا کر سزا دینا کدھر کا اسلام ہے؟ بت پرست ہندو لڑکیوں کو گرفتاری کے بعد چھوڑ دینا اور مسلمان مجاہدین کو پکڑ پکڑ کر ذبح کرنا کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق انکے واضح خارجی ہونے کی دلیل نہیں؟۔ صرف یہی نہیں اسی قسم کے اور بھی بہت سے سوالات **داعشیوں** کا منہ چڑاتے ہیں۔ اور واضح کرتے ہیں کہ داعشی دولتِ اسلامیہ کا قیام نہیں بلکہ دولت کا حصول چاہتے ہیں، جو انہیں مسلمانوں کو قتل کرنے پر کفار سے مل رہی ہے۔ یہ اللہ کی حاکمیت نہیں بلکہ محض اپنی حکومت چاہتے ہیں، وگرنہ یہ اپنے لیے خلاف شریعت فیصلے کبھی نہ کرتے!۔

انکی نسبت اولین خوارج اس اعتبار سے بہتر تھے کہ وہ اپنے لیے بھی خلاف شرع فیصلہ نہیں کیا کرتے تھے۔ گو کہ وہ اس اعتبار سے نسبتاً برے تھے کہ وہ کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر کہتے تھے۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اِن میں اور اُن میں مشترک ہیں۔ دونوں ہی کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگیں ہیں، دونوں ہی حاکمیت الہی کا نعرہ لگانے والے ہیں، دونوں ہی متشدد ہیں، دونوں ہی مسلمانوں کو کافر قرار دینے والے ہیں، دونوں ہی خوشنما نعرے لگانے والے لیکن برے اعمال کرنے والے ہیں، دونوں

ہی نوعمروں پر مشتمل گروہ ہیں، اور دونوں میں ہی کوئی بھی راسخ فی العلم شخص موجود نہیں، بلکہ تمام تر اہل علم نے اولین خوارج کا بھی رد کیا تھا اور آج بھی اہل علم انکے خلاف فتوے دے رہے ہیں۔ انکی اسلام مخالف پالیسیوں اور مسلم کُش اقدامات کی مذمت پر دنیا بھر کے علماء متفق نظر آتے ہیں۔

ہم آئندہ سطور میں داعشیوں کے قبیح چہرے سے چند حجاب اٹھائیں گے اور انکی پیدائش سے اب تک کے حالات اجمالا ذکر کریں گے، تاکہ قارئین کرام انکی حقیقت کو جان لیں۔ جن حقائق سے ہم پردہ کشائی کرنے جارہے ہیں یہی کل حقائق نہیں بلکہ دیگ کے چند چاول ہیں جن سے ایک اندازہ ہوسکے گا کہ بغدادی خلافت کن حالات میں کیوں کھڑی کی گئی اور داعشیوں نے کیسے اصول وضع کرکے ملت اسلامیہ کے سینہ میں خنجر کھونپ دیا ہے۔

اللہ امت اسلام کو ایسے خوارج کے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

داعش کیسے معرض وجود میں آئی؟

عبد اللہ بن سبا کی اولاد شیعہ اور یہودی ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں، جن کا بنیادی مقصد مکہ اور مدینہ پر قبضہ کرنا ہے، اسی مقصد کے لیے اپنی ساری منصوبہ بندیاں اور کاوشیں کر رہے ہیں اور یہ سازشیں ۱۴۰۰ سال سے ہی ہوتی چلی آرہی ہیں۔ ۱۹۹۲ء میں عازمین حج کی شکل میں سعودی عرب پر شیعہ زائرین کا حملہ اس کی ادنیٰ سی مثال ہے۔

عالمی صہیونیوں اور استماری قوتوں نے اپنے ناپاک منصوبوں میں رنگ بھرنے کی خاطر خطے میں جغرافیائی طور پر سعودی عرب کو چہار اطراف سے گھیرنے کی سرتوڑ کوشش کی ہے۔ جنوبی طرف سے یمن سرحد پر محاذ برپا کئے گئے تو کہیں ایران کی طرف سے براہ راست مداخلت کی گئی، حال ہی میں عراق کی طرف سے سعودی عرب کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ کھڑا کر دیا گیا ہے، تو دوسری جانب یمن میں حوثی باغیوں کو مسلح کر کے سعودیہ کو حالت جنگ میں دھکیل دیا گیا ہے۔ ماضی قریب میں جب شام کی طرف سے بشار الاسد نے اسرائیل کی پشت پناہی پر سعودی عرب پر باقاعدہ چڑھائی کی منصوبہ بندی کی تو سعودی عرب نے اپنے دفاع میں شام کے سنی مجاہدین کو بشار الاسد کے خلاف امداد فراہم کی، جس سے شام میں بشار الاسد اور سنی مجاہدین کے مابین جہادی میدان گرم ہو گئے۔

ایسے نازک مرحلے پر جب مٹھی بھر مجاہدین خطے میں روافض کی بالادستی کے خاتمہ اور حرمین کی حفاظت کی خاطر بشار الاسد کے خلاف برسرپیکار تھے، تو القاعدہ کے چند

سر پھرے خونخواروں پر مشتمل الدولۃ الاسلامیہ فی العراق نامی تنظیم عراق میں نمودار ہوئی جس نے پہلے عراق میں سنی جہادی تنظیموں کو کمزور کیا اور اسکے بعد شام میں ایک نیا فتنہ پیدا کر دیا اور اسکا نیا نام الدولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام منتخب ہوا۔ ابو بکر البغدادی نامی شخص اس تنظیم کا سربراہ تھا، شام منتقل ہونے کے بعد اس نے اعلان کر دیا کہ وہ قبیلہ قریش سے ہے اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی یہی ہے کہ خلیفہ قریش سے ہی ہو گا۔ لہذا وہ خلیفہ ہے اور شام میں بشار الاسد کے خلاف لڑنے والے باقی تمام مجاہدین پر لازم ہے کہ وہ ابو بکر البغدادی کو اپنا خلیفہ تسلیم کر کے اس کی اطاعت میں لڑیں، وگرنہ وہ سب کے سب مرتد ٹھہریں گے اور ہم اسرائیل یا بشار الاسد کے خلاف لڑنے سے پہلے ان کا خاتمہ کریں گے تاکہ اپنی خلافت کو مستحکم کیا جاسکے۔ چونکہ باقی تمام مجاہدین اس فتنہ پرور گروہ کو اچھی طرح جانتے تھے لہذا علماء کرام اور مجاہدین فی سبیل اللہ نے اس تنظیم کو خارجی قرار دیا اور بشار الاسد کے خلاف اپنا جہاد جاری رکھا۔

داعشی خلافت اور مسلمانوں کا قتل عام!

داعش یعنی دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام نے باقاعدہ احرار الشام اور جبہۃ النصرہ کے خلاف اپنی کاروائیاں شروع کر دیں، سینکڑوں مجاہدین اور علماء اہل سنت کو صرف اس وجہ سے ذبح کر دیا گیا کہ انہوں نے ابو بکر البغدادی کو اپنا خلیفہ تسلیم نہیں کیا اور اس کی اطاعت میں رہ کر نہیں لڑ رہے۔

داعش کے پرچم تلے تکفیری خارجیوں کی یہ کوشش نہ صرف سنی مجاہدین

کے ہاتھوں بشار حکومت کے خلاف کی جانے والی محنت کو ضائع کرنے لگی بلکہ وہ جنگ جس کا رخ روافض اور بلا آخر اسرائیل کی جانب تھا سعودی سرحدوں کی جانب منتقل ہو گئی۔

اس سے قبل عراق میں وہ تمام علاقے جن میں اہلسنت کی اکثریت تھی،وہاں سنی مجاہدین پر حملے کئے اور جوابی حملے میں رافضیوں نے وہاں سے فرار اختیار کر لیا حتیٰ کہ عراق کی ہائی ٹرینڈ آرمی نے بھی اہلسنت کے آگے ہتھیار پھینک دیئے اور وہ علاقے یہ تاثر دیتے ہوئے خالی کرنا شروع کر دئے کہ یہاں پر مجاہدین کے اس قدر شدید حملے ہو رہے ہیں کہ عراق کی فوج کا بھی وہاں پر رکنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن داعش کی غلط پالیسیوں اور جہاد مخالف اقدامات کی وجہ سے سنی مجاہدین کمزور ہوتے چلے گئے اور عراقی فوج اور حکومت نے داعش کو اپنے علاقوں میں کھل کھیلنے کا موقع دیا اور انکے لیے تمام راستے کھلے چھوڑ دیے۔ داعش نے اہل سنت کو چن چن کر قتل کیا۔ حتیٰ کہ وہ مسجد جس میں ابو بکر البغدادی نے خلافت کے قیام کا اعلان کیا تھا،وہ اہلسنت کی مسجد تھی، لیکن اس کے امام اور نمازیوں کو صرف اس وجہ سے قتل کر دیا گیا کہ انہوں نے ابو بکر البغدادی کو اپنا خلیفہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

اب صورت حال یہ ہے کہ وہاں پر غیر مسلموں کو ہر قسم کا امن اور تحفظ دستیاب ہے، لیکن کلمہ گو لوگوں کا جینا حرام کر دیا گیا ہے ۔ خلافت کے ان جھوٹے دعوے داروں نے اپنے کچھ اصول وضع کئے ہیں جن کی بنیاد پر داعش سے عالم کفر سب سے زیاہ مطمئن اور عالم اسلام سب سے زیادہ پریشان ہے۔ اور یہی صفت نبی مکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے خوارج کی بتائی تھی کہ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے جبکہ بت پرستوں کو کچھ نہیں کہیں گے۔

داعش کے اصول:

داعش نے اپنے مختلف بیانات میں اپنی جنگی حکمت عملی کے کچھ اصول وضع کئے ہیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں :

- اللہ نے ہمیں اسرائیل سے جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا(۳)۔
- داعش کی جنگ کا بنیادی مقصد خلافت کا قیام ہے اور اس خلافت کے قیام میں جو روکاوٹیں ہیں ان کو دور کیا جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں جو ابو بکر البغدادی کو فوری طور پر خلیفہ تسلیم نہیں کرلیتا سب سے پہلے اس کے خلاف قتال کیا جائے گا۔ وہ امریکہ ،اسرائیل پر حملہ نہیں کریں گے۔فی الحال وہ ان تمام علاقوں پر خلافت کا قیام کریں گے جہاں پر مسلمان موجود ہیں اور اس قیام کا طریقہ کار وہی ہو گا جو یہ اپناتے آرہے ہیں۔یعنی جو بھی ان کی خلافت کا انکاری ہو گا اس کا انجام قتل ہی ہو گا۔

پہلے مرحلے میں اپنی خلافت کی سرحدیں پاکستان، سعودی عرب،

---

(۳)

http://q.gs/۸LIrM/

افغانستان، شام،اور عراق تک پھیلائیں گے۔ (٤)

اسرائیل غزہ پر بمباری کرے،بدھ مت برما میں مسلمانوں کی نسل کشی کریں،امریکہ پوری دنیا میں چن چن کر مسلمانوں کو ختم کرے،بھارت مسلمانوں ظلم وستم کے پہاڑ توڑے ، لیکن چونکہ اللہ نے ہمیں ان سے لڑنے کا حکم نہیں دیا،لہذا ان سے ہماری کوئی لڑائی نہیں،ہمارا مقصد صرف خلافت کا قیام ہے۔

البتہ داعش فلسطینی جہادی تنظیم حماس پر حملہ کر چکی ہے۔(٥) اور اسی طرح جہاد شام میں مصروف عمل مجاہدین اور انکے امراء کے قتل عام سے بھی انکے ہاتھ سرخ ہیں۔

انہی سنہرے اصولوں کی تکمیل اور مسلمانوں کے باہمی ٹکراؤ کی خاطر عراق نے اسرائیل اور امریکہ کے دباؤ پر اپنی تمام تر آرمی سعودی عرب کے بارڈر سے ہٹالی ہے۔ یہی وہ پس پردہ مقاصد ہیں جن کی خاطر داعش کو نہ تو امریکہ کچھ کہہ رہاہے،نہ اسرائیل،نہ ہی ایران اور عراق، جبکہ یہ وہی ممالک ہیں جو کسی خطہ میں مسلمانوں کی ذراسی بھی طاقت ابھرتی ہوئے دیکھتے ہیں تو محض شک کی ہی بنیاد پر اس علاقے کو بارود کی بارش میں نہلا دیتے ہیں،اور مسلمانوں کا اتحاد اور اتفاق ایک لمحہ کے لیے بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ لیکن داعش جو پوری دنیا میں خلافت کی دعوے دار بنی ہوئی ہے،اور خلافت کے نقشے جاری کررہی ہے،اس کے خلاف یہ تمام ممالک بالکل

---

(٤)

http://q.gs/٨LIrM/

(٥)

http://q.gs/٨LIqa

چپ سادھے ہوئے ہیں۔ بلکہ امریکہ بیان دیتا ہے کہ داعش کے خلاف اس وقت کاروائی کریں گے جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ اس نے ایٹمی ہتھیار حاصل کر لیے ہیں۔[٦]

یعنی اس تنظیم کو مزید چھوٹ دی جا رہی ہے کہ فی لحال اس پر کسی قسم کی کاروائی نہیں کی جائے گی، یہاں تک کہ اس کو سونپے گئے ٹارگٹ کی تکمیل نہ ہو جائے۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ اگر انکی خلافت واقعتاً وہ خلافت ہوتی جسے ہنود و یہود و نصاری ایک لمحہ کے لیے بھی دیکھنا گوارہ نہیں کرتے، تو کیا وہ داعشیوں کو یوں کھل کھیلنے کا موقع دیتے ؟۔ یقیناً وہ ایسا کبھی نہ کرتے ، بلکہ فوراً ان پہ حملہ کر دیا جاتا ہے اور دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد قرار دے دیے جاتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا، بس دنیا کو دکھانے کے لیے ہلکی پھلکی گیدڑ بھبکیاں یا دو چار پٹاخے تاکہ عام مسلمان یہی سمجھیں کہ کفر انکے خلاف ہے، کیونکہ یہ تو عالم کفر کے پروردہ ہیں، انکی توپوں کا رخ کفار کی طرف نہیں بلکہ اہل اسلام کی طرف ہے۔ اردنی پائلٹ معاذ الکساسبہ کو زندہ جلانے کے بعد انہوں نے جن مطلوبہ افراد کی فہرست شائع کی ان میں سے کوئی بھی غیر مسلم نہ تھا!۔ یہ لوگ سلمان شاہ کے مزار کی جو کہ شرک کا اڈا ہے اسکی حفاظت کرتے رہے، جبکہ دوسری جانب مسلمانوں کی مساجد کو خوں میں نہلانے سے نہیں چوکتے۔

---

(٦)

http://q.gs/٨LIpx

یہ لوگ اسلام کے نام پر کفر کو مسلمانوں پر مسلط کرنے والے ہیں، جہاد کے نام پر فساد بپا کرنے والے ہیں ، اور اسلامیان کے ہی خون کے پیاسے ہیں ۔ انہوں نے جہادی تنظیموں کو کمزور کیا، مسلم حکومتوں کو دھمکیاں دیں، اسلامی ممالک کے امن کو خطرہ میں ڈالا ، بلاد حرمین تک رافضیوں کو رسائی دی ، اور خود خاموش تماشائی بنے پاسبان حرمین اور آل مجوس کے مابین کشت وخوں کا کھیل دیکھ رہے ہیں ۔ یہ انکا وہ مکروہ چہرہ ہے جسکی بناء پر عالم اسلام کے تمام ترزیرک علماء نے انہیں خارجی قرار دیا اور نوجوانوں کو انکے دام فریب سے بچے رہنے کی تلقین کی ہے اور کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی دجال کے فتنہ کی طرح بہت ہی پر فریب فتنہ ہے۔ جسطرح کمزور ایمان والے لوگ دجال کی چالبازیوں کو نہ سمجھ سکیں گے اور اسے اپنا خدا سمجھ بیٹھیں گے اور پھر اسکی خدائی کے دلائل بھی دیں گے کہ یہ دیکھو یہ آسمان سے بارش برساتا، زمین سے کھیت اگاتا اور اس طرح کے کام کرتا ہے، اسکے پاس ہی جنت و جہنم ہے۔ بالکل اسی طرح دین کے بارہ میں سطحی علم رکھنے والے نوجواں جن کے دلوں میں غلبہ اسلام کا جذبہ اور دین کی سربلندی کی امنگ ہے وہ انکے پر فریب نعروں، اور عارضی کامیابیوں سے فریب خوردہ ہو کر انکی طرف کھنچتے چلے جاتے ہیں۔ اور اب چونکہ انکی حقیقت سمجھ کر واپس آنے والوں نے انکے خلاف گواہیاں دینا شروع کر دی ہیں تو ان وحشی درندوں نے ایسے افراد کو بھی مرتد قرار دے کر قتل کرنا شروع کر رکھا ہے کہ کہیں ہماری حقیقت دنیا کے سامنے نہ کھل جائے۔ لیکن یہ راز آخر کب تک راز رہ سکتا تھا، اب تو بہت سی گواہیاں سامنے

آ چکی ہیں، اور انکے قبیح چہروں سے نقابیں الٹی جا چکی ہیں[۷]۔ بہت سے اہل علم نے انکی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد انکے خلاف فتاوی دیے ہیں، تا کہ لوگ ان کے شر سے بچ جائیں۔

اللہ میری قوم کو حق سمجھنے اور اسے اپنانے کی توفیق دے۔ آمین.

---

[۷] داعش کے بارہ میں مجاہدین اور اہل علم کی گواہیاں اور بیانات درج ذیل لنکز پر ملاحظہ فرمائیں:

http://adf.ly/۱HZiLL

http://adf.ly/۱HZiiG

http://adf.ly/۱HZiqe

http://adf.ly/۱HZiy۰

http://adf.ly/۱HZj۴p

http://adf.ly/۱HZjFM

http://adf.ly/۱HZjMF

http://adf.ly/۱HZjT۸

http://adf.ly/۱HZjZP

http://adf.ly/۱HZjez

http://j.gs/۵mMo

http://j.gs/۵mMr

http://q.gs/۸LIUL

http://q.gs/۸LIV۷